40

اجتماعی قربانی کے لیے جانور کی خریداری سے پہلے ہی اس کی قیمت طے کرنا

مفتیان وعلماء کرام ومشائخ عظام ! کیا اجتماعی قربانی کے لئے جانور خریدتے وقت تمام شراکت داروں کا موجود ہونا ضروری ہے؟ جانور کی قیمت کا تعین جانور کی خریداری سے پہلے کرنا اور شراکت دار سے پہلے ہی پیسے وصول کر لینا کیسا ہے؟اور کیا ان امور کی کوئی نظیر دور نبوت سے ملتی ہے؟

الجواب بعون الوهاب وهو الموفق للصواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ علٰى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ أَمَّا بَعْدُ!

اجتماعی قربانی کی صورت میں جانور کی خریداری کے وقت تمام شراکت داروں کا موجود ہونا ضروری نہیں ہے اعتماد کی بنیاد پر کسی ایک کو وکیل مقرر کر کے جانور خریدا جاسکتا ہے سب کی شرکت کو لازمی قرار دینا لوگوں کو مشکل میں ڈالنے کے مترادف ہے ،بعض وجوہات کی بنا پر سب کا حاضر ہونا مشکل ہوتا ہے۔اور اگر ایک دوسرے پر اعتماد ہوتو پھر مقرر کردہ وکیل خرید وفروخت کرسکتا ہے،شرعاًاس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

1 اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے:

﴿فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُم بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ﴾

’’آپس میں ایک دوسرے سے مطمئن ہوتو جسے امانت دی گئی ہے وہ امانت ادا کر دے اور اللہ تعالیٰ

سے ڈرتا رہے جو اس کا رب ہے۔"[1]

جانور کی خریداری سے پہلے اندازاً قیمت مقرر کرنے میں حرج نہیں تا کہ سب سے حصہ وصول کر لیا جائے، اگر جانور متعین قیمت سے کم ملتا ہے تو زائد رقم واپس کر دی جائے۔اور اگر متعین قیمت سے زائد پر ملتا ہے تو تمام حصہ داروں سے مزید رقم وصول کر لی جائے۔

جانور کم قیمت پر ملنے کی صورت میں وکیل کے لیے جائز نہیں ہوگا کہ وہ زائد رقم خود استعمال کرے کیونکہ یہ اس کے پاس امانت ہے۔

2 اور امانت کے بارے میں اللہ تعالی کا حکم ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا﴾

"اللہ تعالی تمھیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں انکے حقداروں کو لوٹا دو۔"[2]

رہا یہ سوال کہ عہد رسالت سے اس کی کوئی نظیر ملتی ہے؟ تو اس بارے میں سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ ثَلَاثَ حِجَجٍ، حَجَّتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُهَاجِرَ، وَحَجَّةً بَعْدَ مَا هَاجَرَ، وَمَعَهَا عُمْرَةٌ، فَسَاقَ ثَلَاثَةً وَسِتِّينَ بَدَنَةً، وَجَاءَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبَقِيَّتِهَا. "نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین حج کیے، دو حج ہجرت سے قبل اور ایک حج ہجرت کے بعد، اور اس کے ساتھ عمرہ بھی تھا، سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تریسٹھ اونٹ اپنے ساتھ لائے اور باقی اونٹ سیدنا علی رضی اللہ عنہ یمن سے لے کر آئے۔"[3]

اسے شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قربانی کا جانور خریدتے وقت تمام تر شرکاء کا موجود ہونا ضروری نہیں، کیونکہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے اونٹ یمن سے لائے تھے، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود نہ تھے۔

والله تعالى أعلم وإسناد العلم إليه أسلم وصلى الله على نبيّنا محمّد وعلى آله وصحبه أجمعين

[1] سورة البقرة:283. [2] سورة النساء:58. [3] جامع الترمذی،ابواب الحج عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء کم حج النبی ﷺ، حدیث:815.

مفتیانِ عظام وعلماء کرام

#	مفتیان کرام	دستخط	#	مفتیان کرام	دستخط
1	حافظ محمد شریف ﷾ (فیصل آباد)		2	عبدالعزیز نورستانی ﷾ (پشاور)	
3	مفتی بلال عبدالکریم ﷾ (گلگت)		4	ثناء اللہ زاہدی ﷾ (صادق آباد)	
5	غلام مصطفی ظہیر ﷾ (سرگودھا)		6	عبدالغفار اعوان ﷾ (اوکاڑہ)	
7	مفتی مبشر احمد ربانی ﷾ (لاہور)		8	مفتی محمد انس مدنی ﷾ (کراچی)	
9	واصل واسطی ﷾ (کوئٹہ)		10	ڈاکٹر کنڈی ﷾ (کشمیر)	

مشرف عام
حافظ مسعود عالم ﷾

نائب رئیس
مفتی ارشاد الحق اثری ﷾

رئیس
مفتی حافظ عبدالستار الحماد ﷾